سوال

(237) روزے کی نیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی نیت کیسے ہو، کیا زبان سے نیت کی جا سکتی ہے؟ ہمارے ہاں عام کتابوں میں روزے کی نیت کے الفاظ ملتے ہیں، کتاب وسنت کے مطابق اس کی وضاحت کر دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیت دل کا فعل ہے، دل میں روزہ رکھنے کا عزم کرنا نیت کہلاتا ہے۔ رمضان میں فرض روزے کے لیے یہ عزم طلوع فجر سے پہلے کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص طلوع فجر سے پہلے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔'' [1]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے کرلینا ضروری ہے گویا غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک نیت کی جا سکتی ہے، البتہ نفلی روزے کی نیت دن کے وقت کسی موقع پر بھی کی جا سکتی ہے اور اس کی احادیث میں صراحت ہے۔[2] لیکن عام کتابوں یا کیلنڈروں پر روزے کی نیت کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں، وہ انتہائی محل نظر ہیں، الفاظ یہ ہیں: ''وبصوم غدٍ نویت من شهرِ رمضان'' اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''میں آئندہ کل کے روزے کی نیت کر رہا ہوں۔''

عربی زبان کے لحاظ سے بھی یہ نیت درست نہیں کیونکہ روزہ آج کا رکھا جا رہا ہے اور نیت آئندہ کل کے روزے کی کی جا رہی ہے۔ بہر حال یہ الفاظ شرعاً درست نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کے الفاظ ثابت نہیں، نیت چونکہ دل کا فعل ہے، اس لیے دل میں عزم کرلینا ہی کافی ہے، زبان سے اس کی ادائیگی ضروری نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] نسائی، الصیام: ۲۳۳۳۔

[2] نسائی، الصیام: ۲۳۲۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:223

محدث فتویٰ